DANISH

(RESEARCH JOURNAL)

Vol. XXX - 2012-2013

Post-Graduate Department of Persian
University of Kashmir
Srinagar-190006

Printed by: PIYARA PRESS, SGR # 9419007063

(ISSN 0975-6566) DANISH

دانش

نشریه گروه فارسی دانشکده ادبیات وعلوم انسانی دانشگاه کشمیر

ISSN 0975-6566 DANISH

توانا بود هر که دانا بود
ز دانش دل پیر برنا بود

دانش

سال تاسیس ۱۹۶۹ میلادی.... شماره سی ۲۰۱۳ میلادی

مدیر مسئول و سر دبیر

پُروفیسُور سّیده رقیه

رئیس بخش فارسی دانشگاهِ کشمیر

نشریه گروه فارسی دانشکده ادبیات وعلوم انسانی دانشگاهِ کشمیر

کلیه حقوق نشر بحق گروه فارسی محفوظ

☆ سال چاپ..........ژانویه ۲۰۱۳ میلادی

☆ تیراژ..........پانصد نسخه

☆ بها یک شماره..........۲۰۰ روپیه

☆ کمپوٹر کمپوزنگ..........الطاف حسین میر

☆ چاپ خانه..........پیارا پرنٹنگ پریس سرینگر

بخش فارسی، دانشگاه کشمیر

شورای مشاوران

☆ پروفیسور سیده رقیه

☆ پروفیسور محمد منور مسعودی

☆ دکتر محمد یوسف لون

☆ دکتر جهانگیر اقبال تانترے

بخش فارسی، دانشگاه کشمیر

فہرست

صفحہ نمبر

☆ پیش گفتار .... پروفیسر سیدہ رقیہ 1

بخشِ فارسی

☆ ''تاثیر حافظؒ در شعر نظیری نیشاپوری'' .... پروفسور دکتر سیدہ رقیہ 10

☆ اقبال لاہوری شاعر پارسی گوی پاکستان ..... پروفسور محمد آصف نعیم صدیقی 25

☆ عیبہای شعر و قافیہ .... دکتور سید محمد اصغر 32

☆ مُعرفی دیوانِ حافظ .... دکتور علیم اشرف خان 40

☆ احوال و آثار شیخ عبدالحق محدث دہلوی ...... دکتر خانم سعیدہ امان 60

☆ ارزش مثنوی در عصر حاضر .... دکتر زبیدہ جان 69

☆ تحولات غزل امروز .... دکتور محمد یوسف لون 80

☆ بُعد خیالی رباعیات نظیری نیشاپوری .... دکتر جہانگیر اقبال 91

☆ ''ویژگیہای شعرِ جدیدِ فارسی'' .... اعجاز احمد 102

☆ ''بنای تجدد در ادبیات فارسی'' .... مدثر نظر 109

☆ حضرت شیخ یعقوب صرفیؒ

وخمسہ او در نظر تذکرہ نویسان .... محمد اقبال بابا 115

بخشِ اردو

☆ ''ادبیات فارسی میں تصوف کا نفوذ'' .... ڈاکٹر رینہ خورشید 126

☆ مولانا رومیؒ- ایک مباحثہ .... ڈاکٹر عارفہ بشریٰ 134

☆عارف اُمی روپی ریشی سوم کو چھ مولویؒ...........پروفیسر ڈاکٹر محمد مقبول 147

☆ہندوستانی تہذیب وتمدن
پر فارسی اثرات کا مختصر جائزہ.........................محمد قمر عالم 155

☆عصری یورپی اقوام کی استعماریت
اور فکر اقبال-ایک مطالعہ..............................ڈاکٹر مشتاق احمد گنائی 163

☆"موجودہ دور میں فارسی ادب کی اہمیت"..........اعجاز احمد 174

بخشِ انگلیشی

☆Some of the Stations of Silk Route between India and Central Asia................Professor Mohd Asif Naim Siddiqi 1

☆Determinism and Free Will from the Viewpoint of Sadi and Plotinus.......................ROGHAYEH SHANBEH 11

☆Dr Mir Mohammad Ibrahim, Sociology of Religions: perspectives of Ali Shariati.......Dr Hamid Naseem Rafiabadi29

☆Indo-Iran Cultural Relations..............Dr. Atiqur Rahman 45

☆ Vernacularization of Persian War Epics in Kashmir-A Study in Historical Perspective............Sajad Ahmad Darzi 58

☆SOME ASPECTS OF THE SIKH STRUGGLE AGAINST THE INVASION OF AHMAD SHAH ABDALI (1764-1765) AS REFLECTED IN QAZI NUR MUHAMMAD'S JANG NAMAH..................SATNAM SINGH 74

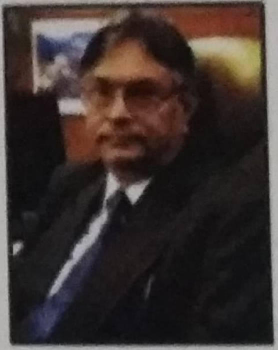

پیغام

مجلّه دانش بخش فارسی از سالهای گذشته با درخشندگی بسیار شایع می شود۔

سال تاسیس این مجلّه ۱۹۶۹ میلادی است وتا آنروز بیست ونو شماره به منظرِ عام آمده اند۔ در جهانِ فارسی این مجلّه بسیار نام ومقام دارد۔ این شمارۂ تازه که از عنوانهای خاص شایع می شود وهر مقاله بسیار ارزش ادبی دارد وامیدوار هستم که این ارزشمندی مقاله ها تا زمانه دیر طلب بحث ومباحث فراهم خواهد کرد۔

بخش فارسی یکی از اولین بخش های دانشگاهِ کشمیر استِ ماضی این بخش فارسی بسیار تابنده مانده است وبسیار استادان زبان وادبیات فارسی سراسر هند با جهت های گونا گون با وی وابسته اند وامیدوارم که این بخش فارسی روایت پاینده خویش را دوام بخشد و برای فروغ دادنِ در آینده هیچ کوتاهی پیش نه ورزد۔ من بحثیتِ رئیس دانشگاه در کارهای علمی، ادبی، تحقیقی وتکنیکی بخش راهر گونه کمک دادن آماده ام وهمواره برای پیشرفت بخش مذکور دعا گو هستم۔

پروفیسور دکتور طلعت احمد
رئیسِ دانشگاه کشمیر

بنام خداوند جان و خرد
کزین برتر اندیشه برنگذرد

مجلّہ دانش کا یہ تیسواں شمارہ اس خوشخبری کے ساتھ شایع ہورہا ہے۔ کہ اس سال شعبے کے پچاس سال پورے ہورہے ہیں۔ اس سلسلے میں شعبہ فارسی نے ماہِ اگست (۲۰۱۲ء) میں گولڈن جبلی کے پروگرام کو تشکیل دیتے ہوئے تین روزہ بین الاقوامی سمینار کا اہتمام بھی کیا تھا۔ سمینار کا موضوع نہایت ہی غور وفکر کے بعد ''مولانا جلال الدین رومؔی اور اُن کی تعلیمات'' پر منعقد کیا گیا۔ اس سمینار کی بہت ہی بڑے پیمانے پر تشہیر ہوئی۔ اور فارسی زبان و ادب سے شغف رکھنے والوں نے اس میں والہانہ طور پر شرکت فرمائی۔ پورے ملک سے فارسی کے بڑے بڑے اساتذہ، محققوں اور ریسرچ سکالروں کے علاوہ دیگر شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے علما و فضلاء نے گہری دلچسپی لیکر اس میں نہ صرف اپنی شرکت کو یقینی بنایا بلکہ اپنے بیش بہا گرانقدر مقالات بھی پیش کئے۔ غیر ملکی مہمانوں میں ایران، افغانستان اور تاجکستان سے آئے ہوئے سکالروں نے بھی اپنے پُر مغز اور اطلاعاتی مقالات سے سمینار کی رونق دُو بالا کی۔ یہاں پر اس بات کا تذکرہ کرنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ سمینار میں مضامین کی خاصی تعداد اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ سمینار کے مضامین کو علاحدہ چھاپا جائے۔ لہذا سمینار نمبر کو (رومیؔ نمبر) کے نام سے علاحدہ طور پر زیورِ طباعت سے آراستہ کرانا لاحق بن گیا ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی دانش کے پچھلے شمارے میں اس بات کا تذکرہ کر چکے ہیں۔ کہ ہماری یونیورسٹی کے موجودہ وائیس چانسلر جناب محترم پُروفیسر طلعت احمد صاحب فارسی زبان وادب کے طرفداروں میں سے ہیں۔ فارسی کے تئیں آپ کی بے حد دلچسپی اور لگاؤ سے ہی شعبہ فارسی کی روز بہ روز ترقی ممکن ہوسکی ہے۔ جن میں اس بین الاقوامی سمینار کا منعقد کرانا بھی شامل ہے۔ آپ کی مالی امداد، حوصلہ افزائی اور آپکے بے پناہ تعاون کے لئے شعبہ فارسی آپ کا مرہونِ منت ہے۔ اور شُکر گذار بھی۔ خدا کرے کہ دیر تک آپ کا سایہ ہماری یونیورسٹی کے سر پر قایئم رہے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یونیورسٹی کے دیگر شعبہ جات کی طرح شعبہ فارسی بھی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ پچھلے کئی سالوں کی طرح ہے۔ اس سال بھی ہمارے شعبے میں (۳) طلبا و طالبات نے JRF اور (۷) طلباو طالبات نے NET امتحان پاس کرلیا۔ یہ بات بھی باعث فخر وانبساط ہے۔ کہ اس سال ہمارے شعبے میں چودہ طلباو طالبات کی پی۔ ایچ۔ ڈی اور تین کو ایم فل کورسز کیلئے رجسٹریشن ہوئی۔ انکے علاوہ اور پانچ طلبا کا پی۔ ایچ۔ ڈی وایم فل کے لئے انتخاب عمل میں آیا ہے۔ جن کی رجسٹریشن ہونی باقی ہے۔ اس خوش آیند قدم سے اُمید کی جاسکتی ہے۔ کہ فارسی زبان وادب میں موجود ہمارے اسلاف کا چھوڑا ہو ورثہ دھیرے دھیرے منظر عام پر آ کر تحفظ کے دائیرے میں آجائیگا اور عام آدمی بھی اس بے بہا ذخیرہ سے استفادہ کرنے کے لایق ہوجائے گا۔ بلا شبہ فارسی ادب اونچے اخلاق اور بلند اقتدار کا آئینہ ہے۔ جس کی حفاظت کرنا ہر کشمیری کا فرض ہے۔ اور خاص طور سے شعبہ فارسی پر اس سلسلے میں بہت بڑی ذمہ داری عاید ہوجاتی ہے۔ اس ذمہ داری کو سنبھالنے کے لئے

شعبے میں ''مجلہ دانش'' کا اجراء بہت ہی اہم اور ضروری بن گیا ہے۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ یہ سالنامہ (دانش) فارسی زبان وادب کا ترجمان ہے تو کوئی مبالغہ نہیں ہوگا۔

ہر سال کی طرح اس سال کا شمارہ بھی تین زبانوں بخش فارسی، بخش اردو اور بخش انگلیسی پر مشتمل ہے۔ بخشِ فارسی کا مقالۂ اول راقمہ (سیدہ رقیہ) کا ''تاثیرِ حافظ در شعرِ نظیری نیشاپوری'' کے عنوان سے تحریر ہوا ہے۔ یہ مقالہ دراصل راقمہ نے جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی نئی دہلی کے شعبہ فارسی میں ''نظیری نیشاپوری'' پر بین الاقوامی سمینار کے لئے رشتہ تحریر میں لایا تھا۔ اس میں نظیری نیشاپوری کی شاعری میں حافظ شیرازی کے اشعار سے لیئے ہوئے اثرات کی نشاندہی کرنے کی حقیر کوشش کی گئی ہے۔ اسی بخش کا دوسرا مقالہ بررسی رسالہ ''اقبال لاہوری شاعر پارسی گو پاکستان بحث در احوال وافکار او، نگارشِ مجتبیٰ مینوی'' کے عنوان سے دانش کی زینت بنا ہوا ہے۔ اس کے محرر علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کے پُروفیسر اور صدر شعبہ فارسی محمد آصف نعیم صدیقی صاحب ہیں۔ انہوں نے اس مقالے میں ایران کے مشہور سکالر اور دانشور مجتبیٰ مینوی کے رسالہ میں علامہ اقبالؒ سے متعلق پیش کردہ اطلاعات و واقعات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے۔ اسکے علاوہ پُروفیسر موصوف نے اس زمانے میں ایران میں اقبالؒ شناسی کے رجحان پر بھی واضع روشنی ڈالی ہے۔ بلاشبہ یہ بہت ہی اعلیٰ دلچسپ اور بہترین مقالہ ہے۔ تیسرا مقالہ ڈاکٹر محمد اصغر صاحب جو علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ فارسی میں ہی بحشیت ریڈر تعنیات ہیں۔ عیبہای ''شعر و قافیہ'' کے عنوان سے قلمبند کیا ہے۔ اس مقالے میں انہوں نے اپنی ماہرانہ صلاحیت سے شعر کلاسیک میں علم عروض کے لحاظ

سے رہی خامیوں اور غلطیوں کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کروانے کی کوشش کی ہے۔ ادبی اعتبار سے یہ بہت ہی معلوماتی مقالہ ہے۔ بخش فارسی کا چوتھا مقالہ ڈاکٹر علیم اشرف خان صاحب (ریڈر شعبہ فارسی دہلی یونیورسٹی) نے تحریر فرمایا ہے۔ اُن کا مقالہ ''معرفی دیوانِ حافظ مترجم از قاضی سجاد حسین بزبان اردُو'' کے عنوان سے زیر نظر دانش میں چھپا ہے۔ اس فاضل مقالہ نگار نے قاضی سجاد حسین کے دیوانِ حافظ کا اردُو زبان میں کے ہوئے ترجمے کا جائیزہ لیا ہے۔ یہ بھی ایک اہم اور معیاری مقالہ ہے۔ جس سے ہمارے طلبا و طالبات ضرور استفادہ کر سکتے ہیں۔

بخشِ فارسی کا ایک اور مقالہ کولکاتہ کی ایک سکالر ڈاکٹر خانم سعیدہ امان نے بہ عنوان ''احوال و آثار شیخ عبدالحق محدث دھلویؒ'' تحریر فرمایا ہے، اس مقالے میں سعیدہ صاحبہ نے شیخِ موصوفؒ کی اہم تصنیفات اور حالات زندگی کو زیر بحث لایا ہے۔ ڈاکٹر زبیدہ جان صاحبہ (اُستاد بازنشستہ شعبہ فارسی) نے اپنا مقالہ ''ارزش مثنوی در عصر حاضر'' کے عنوان سے تحریر فرمایا ہے۔ اس مقالے میں ڈاکٹر صاحبہ نے مولانا جلال الدین رومیؔ کی مثنوی معنوی کی اہمیت اور خاص طور پر موجودہ زمانے میں اسکی افادیت پر روشنی ڈالی ہے۔ ادبی اعتبار سے یہ مقالہ بھی بہت ہی معیاری ہے۔

ڈاکٹر محمد یوسف لون صاحب (اُستاد بازنشستہ شعبہ فارسی) ''تحولات غزل اُمروز'' کے عنوان سے اپنا مقالہ رشتہ تحریر میں لایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس مقالے میں فارسی شاعری کے روُحِ روان یعنی صنف غزل کے وقتاً فوقتاً تحولات کی نشاندہی کی ہے۔ یہ مقالہ بھی بہت ہی عمدہ اور معلوماتی ہے۔

شعبہ فارسی کے ایک اور اسیٹنٹ پُروفیسر ڈاکٹر جہانگر اقبال تانترے

صاحب نے ''بُعد خیالی..... رباعیات نظیری نیشاپوری'' کے عنوان سے اپنا مقالہ تحریر فرمایا ہے۔ اس مقالے میں انہوں نے نظیری نیشاپوری کی رباعیات کا تنقیدی جائیزہ پیش کیا ہے۔ نقد ادبی کے لحاظ سے یہ اُن کی بہترین کوشش ہے۔ جو قابل ستائش ہے۔ بخش فارسی کا ایک اور مقالہ شعبے کے ایک قابل ترین اسکالر اعجاز احمد کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اسکالر مذکور کا یہ مقالہ ''ویژگیہای شعر جدید فارسی'' کے عنوان سے بانی شعر نو، شعر جدید اور اُسکی خصوصیات سے متعلق اہم جانکاری پر مشتمل ہے۔

شعبے کے ایک اور قابل ستائش اسکالر مدثر نظر نے ''بنای تجدد در ادبیات فارسی'' کے عنوان سے اپنا مقالہ تحریر کیا ہے۔ اس مقالے میں بھی فارسی ادبیات میں جدت لانے کی ضرورت اور اہمیت کو واضع کیا گیا ہے۔ شعبے کے ایک اور اسکالر محمد اقبال بابا نے کشمیر کے فارسی ادب کے درخشندہ ستارے ''حضرت شیخ یعقوب صرفیؒ و خمسہ او در نظر تذکرہ نویسان'' کے عنوان نے اپنا مقالہ تحریر کیا ہے۔ جیسا کہ عنوان سے ہی ظاہر ہے۔ اسکالر مذکر نے اس میں شیخِ موصوفؒ کے خمسہ کو زیر بحث لاکر اسکی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔

بخش اردو کا پہلا مقالہ علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ فارسی کے ایک ایسوسیٹ پروفیسر ڈاکٹر ریحانہ خورشید صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ اُن کے مقالے کا عنوان ''ادبیات فارسی میں تصوف کا نفوذ'' ہے۔ تصوف سے متعلق یہ مقالہ بہت ہی معلوماتی اور ادبی لحاظ بھی کافی اہمیت کا حامل ہے۔ پروفیسر موصوف نے تصوف کی اہمیت اور افادیت بہت ہی احسن طریقے سے منظر عام پر لانے کی سعی کی ہے بخش اردو کا دوسرا مقالہ کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ اردو کی ایسوسیٹ پروفیسر ڈاکٹر عارفہ بُشریٰ

جی نے ''مولانا رومی'' کے عنوان سے تحریر فرمایا ہے۔ پروفیسر صاحبہ نے مقالے میں مولانا جلال الدین رومیؒ کے رُوحانی افکار اور اُن کے مُرشد شمس تبریز کے بارے میں ماہرانہ دلائیل سے بحث کی ہے۔ اُمید کی جاسکتی ہے کہ ہمارے طلبا و طالبات کے لئے یہ مقالہ بہت ہی سودمند ثابت ہوگا۔

بخش اردُو کا ایک اور مقالہ کشمیر کے ایک بڑے فارسی سکالر پروفیسر محمد مقبول صوفی (Rtd پرنسپل بجبہاڑہ کالج اننت ناگ کشمیر) نے تحریر فرمایا ہے اُن کا مقالہ ''عارفِ امُی روپی ریشی'' کے عنوان سے شایع ہوا ہے۔ پُروفیسر موصوف خود تصوف اور اخلاق کے اعلیٰ نمونہ ہیں۔ تصوف کی طرف اُن کی ذاتی دلچسپی اور عملی رجحان کے باعث انہوں نے کشمیر کے اس مشہور ریشی (روپی ریشی) کو دانش کے ذریعے عام قارئین سے متعارف کرانے کی نیک سعی کی ہے۔

بخشِ اردُو کا ایک اور مقالہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ فارسی میں گیسٹ فیکلٹی ممبر محمد قمر عالم نے تحریر فرمایا ہے۔ انہوں نے اپنے مقالے ''تاثیر زبانِ فارسی درھند'' کے عنوان سے تحریر کر کے ہندوستان میں فارسی زبان کے اثرات کی عمدہ نشاندہی کی ہے۔ جس میں قدیم ہندوستانی تہذیب وتمدن اور سنسکرت کی اہم کتابوں کا فارسی میں ہوئے تراجم کے بارے میں تذکرہ ہوا ہے۔ یہ مقالہ بھی نہایت ہی اہم اور معلوماتی (Informative) ہے۔

بخش اردو کا ایک اور مقالہ کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ اقبالیات سے وابستہ ڈاکٹر مشتاق احمد گنائی نے رشتہ تحریر میں لایا ہے۔ اُن کے مقالے کا عنوان ''عصری یورپی اقوام کی استعماریت اور فکر اقبالؒ''..... ایک مطالعہ ہے۔ اس مقالے میں ڈاکٹر

صاحب نے برصغیر ہندوپاک کے مایۂ ناز شاعر ''علامہ اقبال'' کے ہاں عالمی استعماری نظام کے مقابلے میں ایک ایسے نظام کی نشاندہی کی ہے جسکی بنیاد خالص عدل پر قایم ہے۔ ڈاکٹر مذکور نے علامہ کے بصیرت افروز تحریروں اور بعض تقریروں پر بھی مدلل بحث فرمائی ہے۔

اس بخش کا آخری مقالہ شعبہ فارسی کے ایک ہونہار اسکالر اعجاز احمد نے ''موجودہ دور میں فارسی ادب کی اہمیت'' کے عنوان سے تحریر کیا ہے۔ اسکالر موصوف نے عصر حاضر میں فارسی زبان و ادب کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے عام قارئین کی توجہ کو اسطرف مبذول کروانے کی بہترین کوشش کی ہے۔

بخش انگریزی کا پہلا مقالہ پروفیسر محمد آصف نعیم صدیقی صاحب صدر شعبہ فارسی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے اس عنوان [Some of the Stations of Silk Route between India and Central Asia] سے تحریر فرمایا ہے۔ اس مقالے میں آپ نے ہندوستان اور وسط ایشاء کے درمیان سلک روٹ کے بعض سٹیشنوں کی تحقیق پر مبنی جانکاری دی ہے۔ اس لحاظ سے یہ مقالہ بہت ہی اطلاعاتی اور اہم ہے۔

اسی بخش کا دوسرا مقالہ ''اسلامک آزاد یونیورسٹی کراج، ایران'' کے شعبہ فارسی سے تعلق رکھنے والی رگیہ شانیہہ نے [Determinism and Free Will from the viewpoint of Sadi and Plotinus] کے عنوان سے قلمبند کیا ہے۔ اس مقالے میں مصنفہ موصوفہ نے افلاطون اور سعدی کے ہاں انسان کی آزادی کے تصور کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

بخش انگلیسی کا تیسرا اہم مقالہ کشمیر یونیورسٹی کے اسلامک سٹڈیز کے ایک

معروف پروفیسر حمید نسیم رفیع آبادی صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔جس کا عنوان [Dr Mir Mohammad Ibrahim,Sociology of Religions:Perspectives of Ali Shariati.] ہے اس میں پروفیسر صاحب نے ڈاکٹر میر محمد ابراہیم کی کتاب [Sociology of Religions] میں پیش کئے گئے ڈاکٹر علی شریعتی کے مذہبی خیالات کی عکاسی کی ہے۔یہ مقالہ ادب فارسی کی تحقیق میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔

بخشِ انگلیسی کا ایک اور مقالہ ڈاکٹر عتیق الرحمان صاحب جو ویشوا بھارتی یونیورسٹی (شانتی نیکتن بنگال) کے فارسی،عربی،اردو اور اسلامیات کے شعبے میں بحثیت لکچرر اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔نے اس عنوان سے [Indo-Iran Cultural Relations] قلمبند کیا ہے۔اس مقالے میں لکچرر صاحب نے ایران اور ہندوستان کے بہت ہی قدیم زمانے سے باہمی تہذیبی رواداری اور تعلقات کے حوالے سے بات کی ہے۔

اسی بخش کا ایک اور مقالہ کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ ہسٹری سے وابستہ ایک اسکالر سجاد احمد درزی نے اس عنوان سے [Vernacularization of Persian War Epics in Kashmir-A Study in Historacal Perspective] رشتہ تحریر میں لایا ہے۔اس مقالے میں درزی صاحب نے کشمیر کے تقریباً ہر دور کے لوگوں کے حالات و واقعات کی تصویر کشی کی ہے۔اسکے علاوہ فارسی زبان و ادب کی بعض بہترین رزمیہ و بزمیہ داستانوں کے وقتاً فوقتاً ہوئے کشمیری تراجم کی افادیت کو بھی واضح کیا ہے۔اس لحاظ سے یہ مقالہ بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔

بخش انگلیسی کا آخری مقالہ ''گرونانک دیو یونیورسٹی امرتسر'' کے ایک اسکالر

ستنام سنگھ کا تحریر کردہ ہے۔ اُن کے مقالے کا عنوان ہے [Some Aspects of the Sikh Struggle Against the Invasion of Ahmad Shah Abdali(1764-1765)As Reflected in Qazi Nur Mohammad`s Jang Namah] اس مقالے میں ستنام جی نے قاضی نور محمد بلوچستانی کے فارسی میں لکھے ہوئے جنگ نامہ پر مشتمل احمد شاہ ابدالی کے پنجاب پر حملوں کا تذکرہ کیا ہے۔ تاریخ کے حوالے سے یہ بہت ہی معلوماتی مقالہ ہے۔

آخر پر میں تمام مقالہ نگاروں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں جن کی تحقیقی سعی سے یہ مجلّہ قابلِ اشاعت بن گیا ساتھ ہی قارئین کرام سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ ضرور اپنی قیمتی آراء سے ہمیں نوازیں۔ مضامین کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں اگر کسی واجب الاحترام فاضل مقالہ نگار کا مقالہ اس مجلّہ میں شامل نہیں ہوا ہوگا تو اُسکے لئے ہم معذرت خواہ ہیں اور وعدہ بند ہیں کہ اگلے شمارہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور چھپوانیگے۔

پروفیسر سیدہ رقیہ

صدر شعبہ فارسی

کشمیر یونیورسٹی سرینگر